امکان کذب باری تعالی کا فتنہ

کس نے شروع کیا؟

(قرن الشیطان فی الہند اسماعیل دہلوی کذاب)

علامہ بدر الدین قادری علیہ الرحمہ

امکانِ کذب کا فتنہ

از حضرت علامہ مولانا مفتی بدر الدین احمد صاحب قبلہ
قادری رضوی گورکھپوری علیہ الرحمۃ والرضوان

جھوٹ ایک ایسا عیب ہے جس سے سبھی لوگ نفرت کرتے ہیں یہاں تک کہ خود جھوٹا آدمی بھی جھوٹ کو بُرا جانتا ہے چنانچہ اگر بھری محفل میں اس کا جھوٹا ہونا ظاہر کر دیا جائے تو وہ چڑھے گا جھنجلائے گا اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنا بڑا چھچھورا کام ہے۔ لیکن محترم قارئین کو یہ جان کر سخت حیرت ہوگی کہ وہابی مذہب نے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْعِزَّۃ جلّ شانُہٗ کے حق میں جھوٹ بولنا جائز قرار دیا ہے۔

امکان کذبِ الٰہی کا فتنہ سب سے پہلے مُلّائے دہلوی مولوی اسمٰعیل نے ایک اعتراض کے جواب میں کھڑا کیا۔ واقعہ یوں ہے کہ قدیم زمانے سے مسلمانوں کا یہ اعتقاد چلا آرہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے سرکارِ مصطفےٰ خاتم الانبیاء صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو بے مثل پیدا فرمایا ہے۔ حضور کا مثل ہونا محال ہے۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اس اعتقاد کی مخالفت کرتے ہوئے یہ نیا عقیدہ پیدا کیا کہ سرکار مصطفےٰ خاتم الانبیاء صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے مثل نہیں بلکہ سرکار جیسے سیکڑوں محمد پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس پر اُس زمانے کے علمائے

اسلام نے اعتراض کیا کہ حضور کا مثل کیونکر ممکن ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے حق میں فرما دیا وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ یعنی پیارے مصطفےٰ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ تو اب حضور کا مثل ہرگز ممکن نہیں۔

توضیح اس مقام کی یہ ہے کہ ختم نبوت کا وصف شرکت قبول کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا جس کا معنی یہ ہے کہ آخری نبی صرف ایک ہی شخص ہو سکتا ہے کسی دوسرے کا آخری نبی ہونا عقلاً محال بالذات ہے اب رہی یہ بات کہ وہ ایک شخص کون ہے جس کو ختم نبوت کا تاج پہنایا گیا تو اللہ تعالیٰ جَلَّ مَجْدُہٗ نے خبر دی کہ وہ ایک شخص پیارے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جنھیں آخری نبی بنایا گیا تو خود رَبُّ العِزَّۃ جَلَّ جَلَالُہٗ نے حضور کو خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ کہہ کر خبر دے دی کہ میرے مصطفےٰ کا مثل ممکن نہیں بلکہ محال بالذات ہے۔

سابق علمائے اسلام نے یہی اعتراض مولوی اسمٰعیل دہلوی پر کیا کہ تم جو حضور کا مثل ممکن بناتے ہو اس سے خبر الٰہی کا جھوٹا ہونا لازم آرہا ہے لیکن چونکہ خبر الٰہی کا جھوٹا ہونا بالاتفاق محال ہے ہرگز ممکن نہیں اس لیے سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل بھی ہرگز ہرگز ممکن نہیں) اس اعتراض کے جواب میں مُلّا اسمٰعیل دہلوی نے امکان کذب الٰہی کا فتنہ کھڑا کیا اور مسلمانوں میں یہ کفری عقیدہ پھیلایا کہ اللہ تعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے محال نہیں ہے۔ (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ تَعَالیٰ مِنْ ذٰلِکَ)

آیتِ کریمہ: وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کے بارے میں مُلّا دہلوی نے یہ جواب دیا بعد اخبار ممکن ست کہ ایشاں را فراموش گردانیدہ شود پس قول قول بامکان وجود مثل اصلا منجر بتکذیب نصے از نصوص نہ گردد (یکروزی بحوالہ سبحٰن السبوح ص۶۷) یعنی اللہ تعالیٰ نے جو آیتِ کریمہ میں حضور کے خاتم الانبیاء ہونے کی خبر دی ہے اس خبر دینے کے بعد ممکن ہے کہ یہ آیت لوگوں کو بھلا دی جائے لہٰذا حضور کا مثل پائے جانے کو ممکن کہنا اس سے کسی آیتِ قرآن کا جھٹلانا لازم نہیں آتا۔ مُلّائے دہلوی کے جواب کا معنی یہ ہے کہ جب سرکار مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا مثل پیدا ہوگا تو اس وقت اللہ تعالیٰ خَاتَمُ النبیین والی آیتِ کریمہ لوگوں کے دلوں سے بُھلا دے گا اور جب آیتِ کریمہ کسی کو یاد ہی نہ رہ جائے گی تو خبرِ الٰہی کو کون جھٹلائے گا۔ حاصل جواب یہ ہے کہ امامِ وہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی خبر کا جھوٹا ہونا درست ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہاں اس بات میں حرج ہے کہ بندے اللہ تعالیٰ کے کذب پر آگاہ ہوجائیں اس حرج سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ قرآن کی آیتوں کو بندوں کے دل سے بُھلا دے گا۔ مَعَاذَ اللہِ رَبِّ الْعٰلَمِین یہ ہے باطل کفری عقیدہ وہابیوں کا۔

مسلمان کہلانے کا تقاضہ تو یہ تھا کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی سرکار مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی افضلیت پر حملہ نہ کرتے اور اس بات پر ایمان لاتے کہ ختمِ نبوت کے وصف میں سرکار کا مثل و نظیر محال بالذّات ہے لیکن وہ اگر شیطان کے بہکانے سے بہک

گئے تھے تو علمائے اسلام کے ٹوکنے پر تو ان کو سنبھل ہی جانا چاہئے تھا مگر برا ہو پندارِ علم کا جس نے ان کو ایک دوسرے کفری عقیدہ کی طرف ڈھکیل دیا۔ یعنی امکانِ نظیر کے اعتقادِ باطل نے ان کو امکان کذبِ الٰہی کا معتقد بنا دیا۔ چنانچہ انھوں نے خاص مسئلہ امکانِ کذب کے ثبوت میں ایک کتاب یکروزی لکھ کر امت میں ایک فتنۂ عظیم کھڑا کر دیا۔ اس کتاب کے دلائل کا حال یہ ہے کہ جس طرح ایک جھوٹی بات کو صحیح ثابت کرنے کے لیے دسوں جھوٹ گڑھنا پڑتا ہے ٹھیک اسی طرح اللہ رب العزت کا کذب ثابت کرنے کے لیے ان کو ایسی ایسی دلیلیں گڑھنی پڑیں جو سیکڑوں کفریات کا پٹارا ہیں جس کو اس کا مشاہدہ کرنا ہو وہ سرکارِ اعلیحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس تصنیف سُبحٰن السبّوح ص ۲۳ تا ص ۶۶ کا مطالعہ کرے۔

بہت سے سادہ لوح حضرات کا گمان ہے کہ سنیت اور وہابیت کے درمیان صرف چند فروعی اُمور میں اختلاف ہے لیکن یہ گمان شدید غلط ہے کیونکہ سنّیت اور وہابیت کا اختلاف فروعی امور میں ہونے کے ساتھ ساتھ بنیادی مسائل میں بھی ہے یہاں تک کہ خود ایمان باللہ کے مسئلہ میں ہمارا اور وہابیوں کا شدید بنیادی اختلاف ہے۔ چنانچہ ہم اللہ تعالیٰ کے حق میں یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس کا صدق ازلاً وابداً واجب ہے لہٰذا اس کا کذب ممکن نہیں بلکہ محال بالذات ہے اور وہابی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کذب ممکن ہے لہٰذا صدق واجب نہیں۔ اور یہ بالکل ظاہر بات ہے کہ وجود صدق کا عقیدہ اور امکانِ کذب کا عقیدہ ان دونوں میں قطعی بنیادی اختلاف ہے

اس لیے ثابت ہو گیا کہ ایمان باللہ کے مسئلہ میں ہمارا اور وہابیوں کا سنگین بنیادی اختلاف ہے۔

یوں تو جس مسلمان کا لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ایمان ہے اس کا فطری طور پر یہ عقیدہ ہے کہ اللہ رب العزۃ جلّ جلالہ، کا جھوٹا ہونا ہرگز ہرگز ممکن نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ازلاً صادق رہا اور ہے اور ابد تک صادق رہے گا تو کذب کے امکان کی جڑ تو یہیں سے کٹ گئی لیکن چونکہ وہابیوں نے اسلامی عقیدہ کے نام سے مسلمانوں میں یہ فتنہ پھیلا رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹا تو نہیں مگر اس کا جھوٹا ہونا ممکن ہے اس لیے ہم سادہ لوح مسلمانوں کے اطمینان کی خاطر عقائدِ اسلامیہ کی قدیم کتابوں سے چند حوالے ذیل میں تحریر کرتے ہیں۔

۱۔ شرح مقاصد میں ہے اَلْکِذْبُ مُحَالٌ بِاِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ لِاَنَّ الْکِذْبَ نَقْصٌ بِاِتِّفَاقِ الْعُقَلَاءِ وَھُوَ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مُحَالٌ (بحوالہ سُبْحٰنَ السُّبُّوْح ص۱) یعنی اللہ تعالیٰ کا کذب باجماع علماء محال ہے اس لیے کہ وہ باتفاق عقلاء عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

۲۔ شرح عقائد نسفی میں ہے کِذْبُ کَلَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی مُحَالٌ (بحوالہ سُبْحٰنَ السُّبُّوْح ص۱) یعنی کلام الٰہی کا جھوٹا ہونا ممکن نہیں۔

۳۔ طوالع الانوار میں ہے اَلْکِذْبُ نَقْصٌ وَالنَّقْصُ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مُحَالٌ (سُبْحٰنَ السُّبُّوْح ص۱) یعنی جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

۴۔ مواقف کی بحث کلام میں ہے اِنَّہٗ تَعَالٰی یَمْتَنِعُ عَلَیْہِ الْکَذِبُ اِتِّفَاقًا اَمَّا عِنْدَ الْمُعْتَزِلَۃِ فَلِاَنَّ الْکَذِبَ قَبِیْحٌ وَھُوَ سُبْحَانَہٗ لَا یَفْعَلُ الْقَبِیْحَ وَاَمَّا عِنْدَنَا فَلِاَنَّہٗ نَقْصٌ وَ النَّقْصُ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مُحَالٌ اِجْمَاعًا، یعنی اہلسنت اور معتزلہ سب کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ ممکن نہیں محال ہے۔ معتزلہ تو اس لیے محال کہتے ہیں کہ جھوٹ بُرا ہے اور اللہ تعالیٰ بُرا فعل نہیں کرتا اور ہم اہل سنت کے نزدیک اس دلیل سے ناممکن ہے کہ کذب عیب ہے اور ہر عیب اللہ تعالیٰ پر بالاجماع مُحال ہے۔

۵۔ امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد مسایرہ میں فرماتے ہیں یَسْتَحِیْلُ عَلَیْہِ تَعَالٰی سِمَاتُ النَّقْصِ کَالْجَھْلِ وَالْکِذْبِ (سبحٰن السبوح ص۱۱) یعنی جتنی نشانیاں عیب کی ہیں جیسے جہل و کذب وہ سب اللہ تعالیٰ پر محال ہیں۔

۶۔ علامہ کمال الدین محمد بن محمد ابن ابی شریف قدسی اس شرح مسامرہ میں فرماتے ہیں، لَاخِلَافَ بَیْنَ الْاَشْعَرِیَّۃِ وَغَیْرِھِمْ فِیْ اَنَّ کُلَّ مَا کَانَ وَصْفُ نَقْصٍ فَالْبَارِیْ تَعَالٰی عَنْہُ مُنَزَّہٌ وَھُوَ مُحَالٌ عَلَیْہِ تَعَالٰی وَالْکِذْبُ وَصْفُ نَقْصٍ (سبحٰن السبوح ص۱۱) یعنی اشاعرہ اور غیر اشاعرہ کسی کو اس میں اختلاف نہیں کہ جو کچھ صفت عیب ہے باری تعالیٰ اس سے پاک ہے اور وہ اللہ تعالیٰ پر ممکن نہیں اور کذب صفت عیب ہے۔

۷۔ کنز الفوائد میں ہے قُدِّسَ شَانُہٗ عَنِ الْکِذْبِ شَرْعًا وَعَقْلًا اِذْھُوَ قَبِیْحٌ یُدْرِکُ الْعَقْلُ قُبْحَہٗ مِنْ غَیْرِ تَوَقُّفٍ

عَلٰی شَرْعٍ فَیَکُوْنُ مُحَالاً فِیْ حَقِّہٖ تَعَالٰی عَقْلاً وَشَرْعًا کَمَا حَقَّقَہٗ ابْنُ الْھُمَامِ وَغَیْرُہٗ۔ (سبحٰن السبوح صـ۱۴۱) یعنی بحکم شرع وبحکم عقل ہر طرح اللہ تعالیٰ کذب سے پاک مانا گیا ہے اس لیے کہ کذب قبیح عقلی ہے کہ عقل خود بھی اس کے قبح کو مانتی ہے، بغیر اس کے کہ اس کا پہچاننا شرع پر موقوف ہو تو جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کے حق میں عقلاً وشرعاً ہر طرح محال ہے جیسا کہ امام ابن الہمام وغیرہ نے اس مسئلہ کی تحقیق افادہ فرمائی۔

علامہ جلال دوانی شرح عقائد میں لکھتے ہیں اَلْکِذْبُ عَلَیْہِ تَعَالٰی مُحَالٌ لَا تَشْمَلُہُ الْقُدْرَۃُ (سبحٰن السبوح صـ۱۱) یعنی اللہ تعالیٰ کا جھوٹا ہونا محال ہے قدرتِ الٰہی میں داخل نہیں۔

۸۔ شرح عقائد جلالی میں ہے اَلْکِذْبُ نَقْصٌ وَالنَّقْصُ عَلَیْہِ مُحَالٌ فَلَا یَکُوْنُ مِنَ الْمُمْکِنَاتِ وَلَا تَشْمَلُہُ الْقُدْرَۃُ کَسَائِرِ وُجُوْہِ النَّقْصِ عَلَیْہِ تَعَالٰی کَالْجَھْلِ وَالْعَجْزِ (سبحٰن السبوح صـ۱۳) جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ پر محال تو کذب الٰہی ممکنات سے نہیں نہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اسے شامل جیسے تمام اسباب عیب مثل جہل وعجز الٰہی، کہ سب محال ہیں اور صلاحیت قدرت سے خارج۔

ہم اختصار کی خاطر اتنے ہی حوالوں پر بس کرتے ہیں جس کو مزید بائیس ۲۲ نصوص ائمہ اور تیس ۳۰ دلائل قاہرہ دیکھنے کا شوق ہو وہ سرکار اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف سبحٰن السبوح کا مطالعہ کرے۔ وہابی اپنے عقیدۂ امکانِ کذب کی حمایت میں جس مغالطہ

آمیز دلائل سے کام لیتے ہیں ذیل میں ان کا بطلان پیش کیا جا رہا ہے۔

(۱) امکانِ کذب کے ثبوت میں عام وہابی دیوبندی یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، یعنی بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور چونکہ جھوٹ بھی ایک چیز ہے لہٰذا وہ جھوٹ بولنے پر قادر ہے اور جب جھوٹ بولنے پر قادر ہے تو اُس کے لیے جھوٹ بولنا ممکن ہوا۔

جواب:۔ جب وہابیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس کا پہلا جھوٹ یہی کلام یعنی اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہو تو پھر اس کلام کو دلیل میں پیش کرنا کیوں کر صحیح ہوگا۔

دوسرا فولادی اور تحقیقی جواب یہ ہے کہ کذبِ الٰہی عیب ہے اور ہر عیب اللہ تعالیٰ کے لیے محال بالذّات ہے۔ لہٰذا کذبِ الٰہی محال بالذّات ہے اور کوئی محال بالذات ممکن نہیں ثابت ہوا کہ کذبِ الٰہی ممکن نہیں۔ پھر ذاتِ باری تعالیٰ کو جھوٹ پر قادر کہنا یہ وہابیوں کا سخت ترین مغالطہ ہے کیونکہ کذبِ الٰہی محال بالذّات ہے اور کوئی محال بالذّات زیرِ قدرت نہیں۔ لہٰذا کذبِ الٰہی زیرِ قدرت نہیں تو پھر کذبِ الٰہی کو زیرِ قدرت بنا کر امکانِ کذب کو ثابت کرنا دجل وفریب نہیں تو اور کیا ہے۔

جاننا چاہیے کہ مفہوم کی تین قسم ہے **واجب، ممکن، محال**

واجب:۔ وہ مفہوم ہے جس کا وجود ضروری ہو جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات۔

ممکن:۔ وہ مفہوم ہے جس کا نہ وجود ضروری ہو نہ عدم مثلاً عالَم اور

عالم کی چیزیں۔

مُحال:۔ وہ مفہوم ہے جس کا عدم ضروری ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا کذب، جہل، عجز اور دوسرا خدا ہونا۔

واضح ہو کہ زیرِ قدرتِ الٰہی صرف ممکنات ہیں۔ واجب اور محال زیرِ قدرت نہیں۔ شرح مقاصد میں ہے لَا شَیْءَ مِنَ الْوَاجِبِ وَالْمُمْتَنِعِ بِمَقْدُوْرٍ (سُبحٰن السبوح ص) یعنی واجب اور محال ہرگز زیرِ قدرت نہیں۔

شرح مواقف میں ہے عِلْمُہٗ تَعَالٰی یَعُمُّ الْمَفْھُوْمَاتِ کُلِّھَا اَلْمُمْکِنَۃَ وَالْوَاجِبَۃَ وَالْمُمْتَنِعَۃَ فَھُوَ اَعَمُّ مِنَ الْقُدْرَۃِ لِاَنَّھَا تَخْتَصُّ بِالْمُمْکِنَاتِ دُوْنَ الْوَاجِبَاتِ وَالْمُمْتَنِعَاتِ (سُبحٰن السبوح ص)

یعنی علمِ الٰہی ممکن، واجب اور محال سب مفہوم کو شامل ہے تو وہ قدرتِ الٰہی سے عام ہے کیونکہ قدرتِ الٰہی صرف ممکنات ہی سے متعلق ہے واجبات اور محالات سے اس کو کوئی تعلق نہیں۔

حوالجات مذکورہ بالا سے واضح ہو گیا کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ میں کل سے مُراد کل ممکن ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہر ممکن پر قادر ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال ہے تو وہ زیرِ قدرت نہیں اور جب وہ زیرِ قدرت نہیں تو ہرگز ہرگز ممکن نہیں اب ہم اس مقام پر وہابیوں سے ان کے اس مغالطہ آمیز استدلال کے پیشِ نظر ایک سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے یا نہیں کہ شیطان کو وہابیوں کا خدا بنا دے۔ اگر کہو کہ

اللہ تعالیٰ قادر نہیں تو تم اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کا انکار کرکے کھلم کھلا کافر ہو گئے اور اگر کہو کہ شیطان قدرتِ الٰہی سے وہابیوں کا خدا ہو سکتا ہے تو تم وَحدانیت کا انکار کرکے کھلے عام مرتد ہو گئے۔ بولو! ہے کوئی وہابیوں میں دَم خم والا جو وہابی مذہب کو بَرقرار رکھتے ہوئے اس سوال کا جواب دے سکے۔

(۲) وَہابی کہتے ہیں کہ انسان کو جھوٹ بولنے پر قدرت ہے تو اگر اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر نہ ہو تو قدرتِ انسانی، قدرتِ ربّانی سے بڑھ جَائے گی اور یہ محال ہے کہ قدرتِ انسانی قدرتِ ربّانی سے بڑھ جَائے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے جھوٹ بولنا ممکن ہے۔

جَواب:۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ یعنی تم اور جو کچھ تم کرتے ہو سب اللہ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے۔ اہلِ سنّت کا ایمان ہے کہ انسان اور اس کے تمام اعمال، اقوال، احوال، اوصاف سب اللہ عزّوجل کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ انسان کو صرف کسب پر ایک گونہ اختیار ملا ہے، لیکن اس کے سارے کام مولیٰ عزّوجلّ ہی کی سچّی قدرت سے وَاقع ہوتے ہیں۔ آدمی کی کیا طاقت کہ بے ارادۂ الٰہی کے پلک مار سکے انسان کا صدق وکذب، کفر وایمان، طاعت وعصیان جو کچھ ہے سب کو اسی قادرِ مطلق جَلَّ جَلَالُہٗ نے پیدا کیا ہے تو جب انسان کا جھوٹ بولنا، کفر کرنا، فسق کرنا، بندگی کرنا سب اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت سے وَاقع ہوتا ہے تو پھر قدرتِ ربّانی سے قدرتِ انسانی کیوں بڑھ سکتی ہے اور رہی

یہ بات کہ اگر کذبِ الٰہی پر خدائے تعالیٰ قادر نہ ہوگا تو قدرتِ ربّانی گھٹ جائے گی تو ایسا سوچنا صرف بد دماغ وہابی کا کام ہو سکتا ہے اس لیے کہ کذبِ الٰہی محال اور غیر ممکن ہے اور کوئی محال زیرِ قدرت نہیں اور کذبِ الٰہی جب زیرِ قدرت نہیں تو قدرت گھٹنے کی کیا بات ہے؟

اِس مقام پر پھر ہم وہابیوں سے ایک سوال کرتے ہیں کہ ایک شخص کہتا ہے کہ بہت سے انسان اس بات پر قادر ہیں کہ وہ پتھر کی مورتی بنا کر اس کو معبود قرار دیں اور صبح و شام اس کی پوجا کریں تو اگر خدا، پتھر کی مورتی کو اپنا معبود قرار دے کر صبح و شام اس کی پوجا پر قادر نہ ہو تو قدرتِ انسانی، قدرتِ ربّانی سے بڑھ جائے گی اور چونکہ قدرتِ انسانی کا قدرتِ ربّانی سے بڑھ جانا محال ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ خدا کا پتھر کی مورتی کو اپنا معبود قرار دینا ممکن ہے۔

بولو! ہے کوئی وہابیوں میں ہمّت والا جو وہابی مذہب کو باقی رکھتے ہوئے اس ممکن کو ختم کر دے۔

(۳) وہابی کہتے ہیں کہ متکلّمین کے نزدیک یہ قاعدہ کلّیہ مسلّم ہے کہ کُلُّ مَاھُوَ مَقْدُوْرٌ لِلْعَبْدِ مَقْدُوْرٌ لِلّٰہِ یعنی ہر وہ کام جو بندہ اپنے لیے کر سکتا ہے خدا بھی اپنے لیے کر سکتا ہے تو جب آدمی جھوٹ بول سکتا ہے تو خدا بھی جھوٹ بول سکتا ہے کیوں کہ اگر خدا جھوٹ نہ بول سکے تو ایک کام ایسا نکلا کہ آدمی تو کر سکتا ہے اور خدا نہیں کر سکتا اور یہ ظاہر بات ہے کہ خدا کی قدرت بے انتہا ہے لہٰذا ایسا نہیں ہو سکتا کہ جس کام کو آدمی کر سکے اسے خدا نہ کر سکے اس لیے

ثابت ہوا کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے اس کا جھوٹا ہونا ممکن ہے۔
جواب :۔ مَعَاذَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ٥ بے شک قاعدۂ کلّیہ حق ہے لیکن وہابی اس کے جو معنیٰ بیان کرتے ہیں وہ صریح غلط ہونے کے ساتھ کھلا کفر بھی ہے۔ قاعدۂ کلّیہ کا صحیح معنیٰ یہ ہے کہ بندہ جس چیز کے کسب پر قادر ہے اللہ اس کے پیدا کرنے پر قادر ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ بندہ کا ہر کام اللہ تعالیٰ کے خلق و ایجاد ہی سے ہوتا ہے۔ محترم قارئین بھی ملاحظہ فرمائیں کہ قاعدۂ کلّیہ کو امکانِ کذب سے کیا تعلق ہے! لیکن جب وہابیوں کے نزدیک یہی طے ہے کہ ہر وہ کام جو بندہ اپنے لیے کر سکتا ہے خدا بھی اپنے لیے کر سکتا ہے تو ان کے مذہب پر لازم آتا ہے کہ

(الف) انسان قادر ہے کہ اپنے خدا کی تسبیح کرے تو ضرور ہے کہ وہابیہ کا خدا بھی قادر ہو کہ اپنے خدا کی تسبیح کرے ورنہ ایک کام ایسا نکلا کہ بندہ تو کر سکے اور خدا نہ کر سکے۔

(ب) آدمی قادر ہے کہ اپنی ماں کی تواضع و خدمت کے لیے اس کے تلوؤں پر اپنی آنکھیں ملے اپنے باپ کی تعظیم کے لیے اس کے جوتے اپنے سر پر رکھ کر چلے تو ضرور ہے کہ وہابیہ کا خدا بھی اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسی تعظیم و تواضع پر قادر ہو ورنہ ایک کام ایسا نکلا کہ بندہ تو کر سکے اور خدا نہ کر سکے۔

(ج) آدمی قادر ہے کہ پرایا مال چُرا چھپا کر اپنے قبضہ میں کر لے تو ضرور ہے کہ وہابیہ کا خدا بھی دوسرے کی مملوک چیز چُرا لینے پر قادر ہو، ورنہ ایک کام ایسا نکلا کہ آدمی تو کر سکے اور خدا نہ کر سکے۔

(د) آدمی قادر ہے کہ اپنے خدا کی نافرمانی کرے تو ضرور ہے کہ وہابیہ کا خدا بھی اپنے خدا کی نافرمانی پر قادر ہو ورنہ ایک کام ایسا نکلا کہ آدمی تو کرسکے اور خدا نہ کر سکے۔

اب وہابی یا تو اقرار کریں کہ خدا کے لیے دوسرا خدا ہونا، اور خدا کے ماں باپ ہونا ممکن ہے ورنہ عقیدۂ امکانِ کذب الٰہی سے توبہ کریں۔

(۴) مُلّا رشید احمد گنگوہی نے براہینِ قاطعہ ص۳ میں لکھا ہے کہ "امکانِ کذب کا مسئلہ اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قُدمَا میں اختلاف ہوا ہے کہ خلفِ وعید آیا جائز ہے یا نہیں ردّ المحتار میں ہے هَلْ يَجُوْزُ الْخُلْفُ فِي الْوَعِيْدِ فَظَاهِرُ مَا فِي الْمَوَاقِفِ وَالْمَقَاصِدِ اَنَّ الْاَشَاعِرَةَ قَائِلُوْنَ بِجَوَازِهٖ پس اس پر طعن کرنا پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے اور تعجب کرنا محض لاعلمی اور امکانِ کذب خلفِ وعید کی فرع ہے"

جواب:- محترم قارئین! پہلے آپ مُلّا گنگوہی کی مراد سمجھنے کی کوشش کریں۔ واقعہ یوں ہے کہ ضلع سہارنپور کے حضرت مولانا عبد السمیع رامپوری نے امکان کذب کے خلاف اپنے صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے انوارِ ساطعہ میں لکھا تھا کہ "کوئی جناب باری عزّ اِسْمُہٗ کو امکانِ کذب کا دھبا لگاتا ہے" ____ اس کے جواب میں گنگوہی جی فرماتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کو بالامکان جھوٹا کہنا یہ تو کوئی نئی بات نہیں اگلے زمانے کے بعض علمائے اسلام بھی تو خدا کے لیے جھوٹ بولنا ممکن بتا گئے ہیں۔ دیکھو اشاعرۂ اہلِ سنّت خلفِ وعید کے

قائل ہیں۔ امکانِ کذب خلف وعید کی ایک قسم ہے لہٰذا امکانِ کذب پر اعتراض کرنا اگلے زمانے کے علمائے دین پر اعتراض کرنا ہے ——— افسوس اور ہزار افسوس کہ گنگوہی جیسا وہابیوں کا شیخ ربانی جب اتنی سنگین افترا سازی اور بہتان طرازی کرسکتا ہے تو چھوٹے چھوٹے وہابی ملاؤں کا کیا حال ہوگا۔

یہ حقیقت ہے کہ باطل عقائد کا طرفدار خود اندھا ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی اپنے جیسا اندھا سمجھتا ہے۔ بے شک اہل سنت کے بعض علماء خلفِ وعید کے ضرور قائل ہیں مگر اس کے ساتھ وہی علماء امکان کذبِ الٰہی کے عقیدہ کی سخت مخالفت کرتے ہیں پھر ان کو امکانِ کذب کا قائل بتانا کتنا سفید جھوٹ اور کس قدر سنگین بہتان ہے۔

جس مواقف میں ہے لَا یُعَدُّ الْخُلْفُ فِی الْوَعِیْدِ نَقْصًا یعنی خلفِ وعید عیب نہیں شمار کیا جاتا اسی مواقف میں ہے اِنَّهٗ تَعَالٰی یَمْتَنِعُ عَلَیْهِ الْکِذْبُ اِتِّفَاقًا یعنی باری تعالیٰ کا کذب بالاتفاق محال ہے جس شرح طوالع میں ہے اَلْخُلْفُ فِی الْوَعِیْدِ حَسَنٌ یعنی خلفِ وعید (سزا معاف کردینا) کیا اچھی بات ہے۔ اسی شرح طوالع میں ہے اَلْکِذْبُ عَلَی اللہِ تَعَالٰی مُحَالٌ یعنی اللہ تعالیٰ کا کذب محال ہے۔ جس علامہ جلال دوانی نے شرح عقائد جلالی میں لکھا کہ فَذَھَبَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اِلٰی اَنَّ الْخُلْفَ فِی الْوَعِیْدِ جَائِزٌ عَلَی اللہِ تَعَالٰی لَا فِی الْوَعْدِ وَ بِھٰذَا وَرَدَتِ السُّنَّةُ یعنی بعض علماء کا مذہب یہ ہے کہ وعید میں خلف اللہ تعالیٰ کے لیے جائز ہے نہ وعدہ میں۔ اور یہی مضمون حدیث میں آیا

وہی علامہ جلال تحریر کرتے ہیں اَلْکِذْبُ عَلَیْہِ تَعَالٰی مُحَالٌ لَا تَشْمَلُہُ الْقُدْرَۃُ اللہ تعالیٰ کا کذب محال ہے قدرتِ الٰہی میں داخل نہیں ہے۔

محترم قارئین ملاحظہ فرمائیں مذکورہ بالا حوالوں نے خوب واضح کر دیا کہ مُلّا گنگوہی کا اتہام غلط ہے اور خلفِ وعید کے قائل علماء کا دامن، عقیدۂ امکانِ کذب کی نجاست سے پاک و صاف ہے۔

(۵) علماءِ وہابیہ کہتے ہیں کہ اگر جھوٹ پر خدا کی قدرت نہ مانی جائے تو خدا کا عجز لازم آئے گا اور وہ عجز سے پاک ہے۔ لہٰذا جھوٹ بولنا اس کے لیے ممکن ہوا۔

جواب:۔ اللہ تعالیٰ کے لیے جھوٹ محال ہے اور محال پر قدرت نہ ہونے سے عجز لازم نہیں آتا۔ سیّدنا علاّمہ عبدالغنی نابلسی اپنی کتاب مطالب وفیہ میں ابن حزم فاسد العزم کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں اِنَّ الْعَجْزَ اِنَّمَا یَکُوْنُ لَوْ کَانَ الْقُصُوْرُ مِنْ نَاحِیَۃِ الْقُدْرَۃِ اَمَّا اِذَا کَانَ لِعَدْمِ قَبُوْلِ الْمُسْتَحِیْلِ تَعَلُّقَ الْقُدْرَۃِ فَلَا یَتَوَھَّمُ عَاقِلٌ اَنَّ ھٰذَا عَجْزٌ" (سبحٰن السبّوح ص ۳۸)

یعنی عجز تو جب ہو کہ قصور قدرت کی طرف سے آئے اور جب وجہ یہ ہے کہ محال خود ہی تعلّقِ قدرت کی قابلیت نہیں رکھتا تو اس سے کسی عاقل کو عجز کا وہم نہ گزرے گا۔

اس مقام پر پھر ہم وہابیوں سے ایک سوال کرتے ہیں۔

ے اس میں راز یہ ہے کہ صدق و کذب خبر کی صفت ہے۔ اور وعید از قبیل خبر نہیں از قبیل انشاء ہے (امجدی)

اگر شیطان کی پوجا کرنے پر وہابیہ کے خدا کی قدرت نہ مانی جائے تو اس کا عجز لازم آئے گا اور وہ عجز سے پاک ہے۔ لہٰذا شیطان کی پوجا کرنا تمھارے خدا کے لیے ممکن ہوا اب وہابی یا تو شیطان کو اپنے خدا کا معبود مانیں یا اپنے خدا کا عاجز ہونا تسلیم کریں۔

بحمدہٖ تعالیٰ ثم بعون رسولہ علیہ التحیۃ والثناء ہماری ان چند سطروں سے خوب ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کے حق میں وجوب صدق کا عقیدہ رکھنے والے صادق اور امکانِ کذب کا اعتقاد رکھنے والے کاذب ہیں۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلٰی اَکْرَمِ خَلْقِہٖ وَاَعْلَمِ خَلْقِہٖ وَاَوَّلِ خَلْقِہٖ وَاَفْضَلِ خَلْقِہٖ وَخَاتَمِ اَنْبِیَائِہٖ وَسَیِّدِ اَصْفِیَائِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہٖ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ الْبَغْدَادِیِّ وَشَھِیْدِ مَحَبَّتِہٖ الْمُجَدِّدِ الْاَعْظَمِ الْبَرَیْلْوِیِّ اَجْمَعِیْنَ ۝ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝